

297.145

Z1A

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ ؕ وَسُتَعِينُهُ وَتُسْتَعْفَرُهُ وَتُؤْمِنُ بِهِ وَتُؤْتِي كُلَّ  
عَلِيٍّ وَتُعَوِّذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ رَأْفَتِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَقْدِرُ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَتُسْهَلُ لَكَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَتُسْمَدُ أَرْضُ مُحَمَّدٍ  
عَبْدًا وَسُؤْلُهُ أَلَّهُمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كُلِّ مَا ذَكَرَهُ  
اللَّهُ كَرُونَ أَلَّهُمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كُلِّمَا عَقَلَ عَزْوَكَ  
الْفَافِلُونَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
بعد اسی فقیر حقیر عاجز سیکس محمد ضیاء الدین ہمدانی الصلوات علی غفر العذر ولوالہ  
تمینہ بی میز خباب بولینا ولفضل اومینا حاجی حسین شہ نصین  
زاد ہمدانہما تعظیما وشریفایعینے خباب بولانا محمد قطب الدین سلیم ہمدانی

خانی علی رئیس المشرقین خدمت برادران دین اور مستحقان سنت  
 سید المرسلین صلعم میں ملحق ہے کہ اندونین بعض احباب فی جاہا  
 نہ اگر ایک سالہ مختصر زبان اردو میں بیچ بیان فضایل اور فوائد اور کیا  
 سواک اور آداب خلا اور ترکیب استنجا اور طہارت اور لبین کتر و لانے  
 اور زیر ناف کی بال بینی اور حنٹہ کرنی اور ناخن کتر و لانے اور غلو بکی  
 بال لینے اور ادعیات مانورہ منوکے جو کچھ حدیث و فقہ میں  
 وارد ہیں تالیف کیا جاوی تو بہتہ موجب ثواب کا اور باعث خیر  
 ہر مسلمان کا ہو کہ ان افعال سنو نہ سے لوگ بہت غافل صین  
 اور فضایل اور خوبے اور تاکید اسکی نہی آگاہ نہیں کہ بطور سنت  
 اونکو ادا کریں اور اسی سبب سی انہیں ہی بعضی سنت لوگوں میں متروک ہے  
 ہو رہی ہے مثل سواک کی وہ ہی جاری ہو جائے سو اس غیبتی  
 موجب درخواست اونکے احادیث مشکوٰۃ شریف موشروح حضرت  
 شیخ عبدالحق دہلوی اور ملا علی قاسمی کے مظاہر حق سے  
 نور ظفر حلبی سے جو کہ تالیف سیری استاد بزرگوار موصوفی  
 کے ہیں اور فتاویٰ قاضی خان اور منشیہ لعلی اور شروح  
 دسکی مثل مستملی اور صفیری اور بحر الزائق اور گوہر زلی بھا اور جامع الرموز  
 وغیرہ کتابوں سے اس سالہ کو لکھا اور اس سالہ کو اوپر ایک مقدمہ اور  
 فصل اور ایک خانہ کے مرتب کیا مقدمہ میں مختصر فضایل اور فوائد  
 سواک کی اور تاکید اور ترکیب اسکی کر سکی اور فتاویٰ دار انداز ملا

اوسکے لکھا اور فصل اول میں وہ احادیث کہ جو باب مسواک میں ہم  
 فضائل اور فوائد اور تاکید وغیرہ ہی وارد ہوئی ہیں لکھیں فصل دوم میں  
 وہ حدیث کہ جس میں فطرۃ کا بیان صحیح معادوسکی شرح کی لکھی گئی  
 کہ اوس میں مسواک بھی داخل ہے اور آداب خلا وغیرہ ذکر کا بیان ہے  
 اور خاتمہ میں وہ عائن مذکور ہیں کہ جو وضو میں وقت و ہونی ہر عضو  
 پر ہی جاتے ہیں اور آخر کو بعضی دعائیں جو قرآن شریف میں وارد ہیں  
 لکھیں کہ اگر مسلمان ان کو پڑھا کرین اور وہ دعائیں مانگا کرین تو دنیا میں  
 بھی بہن پاوین اور عقبی میں نجات و نرخی سے اور اگر چاہیں ان دعاؤں وغیرہ  
 نماز میں بعد شہد اور درود کے پڑھا کرین تو بھی خوب ہو اور بعد اوسکی  
 ایک مناجات مختصر بنجاب بادی تعالیٰ شایہ لکھی گئی خدا ہی  
 قبول فرمادی اور ہر سالہ کا نام جلالہ العزیز فی افعال المستوا  
 اور یہ نام اچھا اس لئے رکھا گیا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسواک  
 روشن کرتی ہی بصارت کو چنانچہ ذکر رکاعین سالہ میں آویگا ان دعاؤں  
 اور ہر طرح تمام افعال مسنون موجب خشکی اور نور چشم میں فقط  
 مقصد یہ جانا چاہی کہ مسواک کرنے سنت ہی بہ اتفاق علماء  
 نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو اور نماز  
 شافعی کی نزدیک اور پہلی نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہے  
 اور لکھا ہے عثمانی کہ چالیس حدیثیں مسواک کی فضیلت میں واقع  
 اور فایدی مسواک کی بدن کی لئی اور منہ کی لئی بہت ہیں اور مسواک

اور فصل اول میں وہ احادیث کہ جو باب مسواک میں ہم  
 فضائل اور فوائد اور تاکید وغیرہ ہی وارد ہوئی ہیں لکھیں فصل دوم میں  
 وہ حدیث کہ جس میں فطرۃ کا بیان صحیح معادوسکی شرح کی لکھی گئی  
 کہ اوس میں مسواک بھی داخل ہے اور آداب خلا وغیرہ ذکر کا بیان ہے  
 اور خاتمہ میں وہ عائن مذکور ہیں کہ جو وضو میں وقت و ہونی ہر عضو  
 پر ہی جاتے ہیں اور آخر کو بعضی دعائیں جو قرآن شریف میں وارد ہیں  
 لکھیں کہ اگر مسلمان ان کو پڑھا کرین اور وہ دعائیں مانگا کرین تو دنیا میں  
 بھی بہن پاوین اور عقبی میں نجات و نرخی سے اور اگر چاہیں ان دعاؤں وغیرہ  
 نماز میں بعد شہد اور درود کے پڑھا کرین تو بھی خوب ہو اور بعد اوسکی  
 ایک مناجات مختصر بنجاب بادی تعالیٰ شایہ لکھی گئی خدا ہی  
 قبول فرمادی اور ہر سالہ کا نام جلالہ العزیز فی افعال المستوا  
 اور یہ نام اچھا اس لئے رکھا گیا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسواک  
 روشن کرتی ہی بصارت کو چنانچہ ذکر رکاعین سالہ میں آویگا ان دعاؤں  
 اور ہر طرح تمام افعال مسنون موجب خشکی اور نور چشم میں فقط  
 مقصد یہ جانا چاہی کہ مسواک کرنے سنت ہی بہ اتفاق علماء  
 نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو اور نماز  
 شافعی کی نزدیک اور پہلی نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہے  
 اور لکھا ہے عثمانی کہ چالیس حدیثیں مسواک کی فضیلت میں واقع  
 اور فایدی مسواک کی بدن کی لئی اور منہ کی لئی بہت ہیں اور مسواک

اور فایدی مسواک کی بدن کی لئی اور منہ کی لئی بہت ہیں اور مسواک

کرنی کر دہ ہی مجلس میں بطرح پر کہ چلتی جاوی رال موہنہ سی حضو صت  
تزدیک علماء اور بزرگوں کی اور مسواک کرنی ہر حال میں مستحب اور  
اچھی ہے اور نزدیک صو اور پڑھنی قرآن کی اور زردی دان تو چکی  
اور مزہ بکڑنی موہنہ کے بصبین سوئی یا چپ رہنی یا ہوک کی یا صیب  
کہا نی چیز بدبو کی اور مانند انیک کی زیادہ مستحب ہے اور مسواک چاہئے کہ  
درخت کر وی سی ہو وی اور سیلو کی درخت کی بہتر ہے چانچہ حد  
میں اور دہی اور پڑکاری مسواک کی مانند چھلکا کی چاہنی اور درازگی  
مقدار ایک البشت کی دانتوں کی جوڑان پر مسواک کرے نہ لبان پر  
کہ اس سی سوڑی چھلکی ہین اور جاہی کہ وقت کھلی کی مسواک کرے  
اکثر علماء ہی کہتی ہین اور بعضوں نی کہا ہے کہ پہلی وضو کی کری اور اگر ہنوں  
کسی کی پس مسواک یا دانت ٹوٹی ہوئی ہوں تو ملی داین مانہ کی الجھی سی  
اور کہا امام نووی نی مستحب ہے یہ کہ مسواک کری ساتھ سیلو کی لکڑی  
اور اگر مسواک کی نرم کر نیکو بہر وغیرہ نہ ملی تو صاف کری دانت ساتھ  
اوس چیز کی کہ دور کری ہمزہ گی موہنہ کی مثل ہوئی کبری کی اور اگلی کے  
اور مستحب ہی بہر حال شروع کرنا داین طر فی کذا ذکر شیخ فی الترجمة علی  
فی المرقات اور ہدایۃ الاسلام میں وقت شروع کرنی مسواک کی یہ دعا  
بڑھنی لکھی ہی اللہم جعل شربکی هذا غیضاً لدنوتی و مضاءً لک یا سیدی و یضی  
یہ و جھکی ایضاً استانی اور مسواک کر نیکی ترکیب یہ ہی کہ پکڑ سی مسواک  
اس طرح پر کہ چھلکا داین مانہ کی نجی مسواک کی رکھی اور تینوں انگلیاں

کے ہیں اور ان کے لئے  
میں نے جو کچھ فرمایا ہے  
وہ سب ہی اس کی طرف سے  
نہی کر دیا ہے۔

[illegible]

فانما هو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹  
اور پرکھی اور انگوٹھا بھی رکھی اور سواک شروع اوپر کی دانتونکی طرح  
کرے بعد اسکی بائیں طرف کی اوپر کی دانتونپر کری بعد سہی طرح  
بچی کی دایں طرف کی دانتون پر کری پھر بچی کی بائیں طرف کی دانتون پر  
کری سہی طرح سی تین مرتبہ اوپر بچی کری اور ہر مرتبہ سواک کو پانی ہی  
دھو لی اور تالو میں ہی سواک کا استعمال کری بکذا فی الاستعمال و التفسیر  
والجہ الرابع اور غفر جلیل میں ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی  
کہ لازم کرو اپنی پر سواک کرنی اس لئے کہ اوسمیں دس حصلتیں ہیں  
پاک کرنی ہی سوہنہ کو اور رہنی ہوتا ہی رب اور ناخوش ہوتا ہی شیطان  
اور دست رکھتی ہیں ملائکہ اعمال لکھنی والی اور مضبوط ہوتی ہیں مسوڑے  
اور قطع ہوتا ہے بلغم اور آتی ہی سوہنہ میں خوشبو اور دور کرتی ہے  
پت کو اور روشن کرتی ہی بنیائی کو اور دور کرتی ہی دانتونکی مرض کو  
اور وہ سنت سی ہی پتہ فرمایا کہ نماز سواک والی افضل ہی شتر درجہ  
اوس نماز پر کہ بغیر سواک کی ہو کہ انی المنہ بات ابھی اور طبیب ہی ہیں  
کہ صبرانے فی معجم اوسط میں ابن عباس سی مرفوعاً روایت کی ہے  
کہ سواک پاک کرتی ہی سوہنہ کو اور خوش کرتی ہی رب العالمین کو  
اور روشن کرتی ہی چہرہ کو اور بنیائی کو اور جامع کبیر میں لکھا ہے  
کہ سواک زیادہ کرتی ہی فصاحت کو اور پاک کرتی ہی سوہنہ کو اور راضی  
کرتی ہی رب کو اور صاف کرتی ہی دانتونکو اور خوشبو دار کرتی ہی  
سوہنہ کو اور مضبوط کرتی ہی مسوڑے کو اور صاف کرتی ہے طلق کو

بلغم ہی اور قطع کرتی ہی رطوبت کو اور تیز کرتی ہی خشک کو اور دیر میں لاتی  
 ہی بڑی پانی کو اور سیدھا رکھتی ہی پشت کو اور دو چند کرتی ہی اجر کو اور آسان  
 کرتی ہی شرح کو اور یاد دلاتی ہی موت کی وقت کلمہ شہادت کو اور مضہم  
 کرتی ہی طعام کو اور سیاہی کا لگا لگاتی ہی شیطان کو اور فراخ کرتی ہی  
 روزی کو اور دور کرنے ہے دانو تسنی میل کو اور دفع کرتی ہے  
 دانو ٹکی درد کو اور قوی کرتی ہی سعدی کو اور زیادہ کرتی ہی غسل کو  
 اور پاک کرتی ہی دل کو اور نوری کرتی ہی سوہنہ کو اور قوت دیتی ہے  
 دلو اور بدنگو اور شفا دیتی ہی ہر بسیار کیو انتہی اور کہا گیا ہی کہ بیچ مسو  
 کرنیکی شتر فایدی بن ادنی او سکا یہہ ہی کہ یاد رکھیگا کلمہ شہادت کا  
 نزدیک موت کی اور افیون کہا نہیں شتر طرحی ضرر بن ادنی او ن کا  
 یہہ ہی کہ بھول جاو یگا کلمہ شہادۃ کا یعنی وقت موت کی یا بعد بچاؤ  
 اس ہی انتہی کذا ذکر علی فی المرات اور جامع الرموز میں بیچ  
 مسو اک کی لکھا ہے کہ اس کلام میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ مرد  
 اور عورت برابر ہیں مسو اک کہ نہیں مگر یہہ کہ علمائے کہا ہی کہ مصطلک  
 رومی بیچ حق عورت کی منبرہ مسو اک کی ہی انتہی الحمد للہ کہ تھہ  
 تمام ہو اوصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبا  
 اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین **فصل پچھلی** ذکرین اول  
 احادیث کی جو اس باب میں وارد ہیں بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

۸  
علیہ وسلم فی اگر مشکل بجاتائیں اپنی مت پر البتہ حکم کرتا میں اور کو تاخیر  
کرتے عشا کے اور ساتھ سواک کر نیکی نزدیک صرغما کے ف  
اگر مجھ کو یہہ ڈر نہوتا کہ میری مت پر دشواری پڑے گی تو فرض کرتا میں  
اون پر تاخیر کرنا عشا کا یعنی تہائی رات تک یا آدھی رات تک پس  
اتنی تاخیر مستحب ہی نزدیک مجھوہر کی سوای امام شافعی رح کی اور فرض  
کرتا میں سواک کر نی نزدیک ہر نماز کے یعنی صلو ہر نماز کی پس مقصد  
حضرت کا اس سے یہ کہ یہہ دو نو باقیں مستحب ہیں اور بڑی بزرگی کہتی ہیں  
کہ اذکر علی فی المرات طر ح لہ شکوہ اور حیح سلم میں شرح بن ہانی  
روایت ہی کہ کھا بوجہ مینی عائشہ رض سے کہ ساتھ کس جبر کی شروع  
کرتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو قتل ہوئی اپنی گہر میں  
کھا حضرت عائشہ رض نے شروع کرتے سواک کرنے ف  
یعنی گہر میں جب حضرت تشریف لاتی تو پہلے سواک کرتے یہ بات  
سبب لطافت مزاج اشرف کی تھی کہ شاید اگر ایسی رہنی کی مجلس میں  
اور کلام کر نیکی لوگوں سے موہنے میں کچھ بغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوی  
اور یہہ حقیقت میں تعلیم ہی مت کی لئی کہ اپنی گھر کے لوگوں سے اچھی طرح  
صحیح رکھیں ساتھ نہایت پاکیزگی کے حتی کہ کلام کر نی کے لئے او  
خلطہ ہو نیکی لئی سواک کر ڈالا کر بن تاکہ کوئی سبب بیز کے موہنے کے  
ایذا نہ پاوی اور کھا ابن حجر لئی کہ تاکہ ہی ہر شخص کو کہ داخل ہو و  
گہر اپنی میں یہ کہ استدا کر ی ساتھ سواک کی پس اس سے بھی نہیں

نوشبوانی ہی اور بہت سلوک ہوتا ہی گہر والو منی اسہی کہ اذکر علی ست ستر  
 لوں عمل اعمال دہوندی پیرتی بین گہر کی سلوک کی لئی بیچہ عمل سنون کیوں نہیں  
 کرتی کہ تیز رفت ہو وی لیکن صدق نیت اور محبت سنت سی ہو تو سب کچھ بت  
 آئے، مولف اور بخاری مسلم میں خلیفہ سی روایت ہی کہا ہی بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم جو وقت کہڑی ہوئی نماز تہجد کی لئی رات کو ملتی اور دہوتی موہنہ مبارک لٹا  
 ساتھ مسواک کی اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نی مسواک سبب کی کی ہے وہی موہنہ کی اور سبب  
 رمضانہ کی ہی وہی پہلی پروردگار کے روایت کی یہ شافعی اور احمد اور  
 دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے سچ صحیح اپنی کے  
 بغیر سند کی اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نی چار چیزیں میں طریقہ رسولوں کیسی چیا کرنی اور روایت  
 کیا گیا ہے ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت میں بدلی چیار کی تختان آیا ہی  
 اور نوشبوانی لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کیا سکو تہذیب  
 نے چار چیزیں طریقہ رسولوں کیسی ہیں یہ بات باعتبار  
 اکثر کے فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیزیں انہی سی بعضی نبی فی نہیں کے  
 جیسی نکاح حضرت یحییٰ علیہ السلام فی نہیں کیا اور مراد حیا سی لچہ ہی کہ  
 باز رکھی نفس کو بڑی باتوں سی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت  
 آدم اور حضرت شیت اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت لوط  
 اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ اور حضرت



سلیمان اور حضرت ذکریا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت اسماعیل بن صفوان  
 جو نبی تھے صحابہ ارسس کی اور حضرت محمد صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم  
 اجماع ختمہ کنی ہوئی سپید ہوئی تھی اور بعضوں نے حضرت کی ختمہ  
 ختمہ کیا ہے کہ بعد پیدا ہو سیکے آپ کا ختمہ ہوا ہے اور حضرت ابو  
 لکھائی تھی ساتھ مشک کی اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ مینی جمع کی ہر ختمہ  
 جو فضائل نخل میں وارد ہوئی ہیں وہ سو سی زیادہ ہیں انتہی کذا ذکر  
 و علی فی الترجمة والمرقات اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو رات کو اور نہ دن کو پس جا گئی مگر کہ  
 کرتی پہلے صوم کی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے  
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دن کو بھی آرام فرماتی تھیں وقت قبلوں  
 پس یہ سنت ہی شب بیداری اسکی نسبت آسان ہوئی ہی جیسے کہ  
 سحر کہانی سے روزہ آسان ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صوم کی  
 سواک کرنی سنت صوم کی ہی سبب صوم کی موہنہ میں تغیر آجاتا ہے  
 اسکی موہنہ صاف ہو جاتا ہے چہرہ آسمان ہی کہ حضرت وضو کی  
 سواک نہ کرتی ہوں اسی پر کفایتی ہوں اور یہ بھی احتمال ہی کہ وضو کی  
 دوبارہ سواک کرتی ہوں وقت ارادہ وضو کے یا نزدیکی کر نیکی  
 و ہذا معلوم کہ ذکر علی فی المرقات شرح لہ شکوۃ اور روایت عائشہ  
 سے کہ انتہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواک کرتی تھیں و تہی مجاہد  
 تاکہ وہو و نہیں اسکو پس شروع کرتی ساتھ اسکی پس سواک کرتی ہیں

صوم کی  
 سواک کرنی  
 سنت ہے

پہر دہولی میں اور سکو اور دینی مسواک حضرت کو روایت کی یہ ابو داؤد  
 نے **ف** اس میں دلیل ہی اس پر کہ بعد مسواک کرنیکی دہولینا اور کماستنجی  
 اور کہا ابن ہمام نے کہ سنج ہی یہ کہ تین بار مسواک کری اور ہر بار پانی سے  
 دہو دی اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ رض مسواک کو دہولنی سے  
 پہلی موہنہ میں اس میں پیر لیتی تھیں کہ لعاب مبارک کی برکت آپکو پہونچی  
 اور پھر حضرت کو اس میں دیتی تھیں کہ مسواک جو باقی رہ گئی ہی اسکو پورا  
 کر لیں اور سنجیں دلیل ہی اس پر کہ کسیکے مسواک کرنی اسکی ضمانت ہے  
 مکروہ نہیں اور یہ ہی معلوم ہوا کہ صاحبین کی لعاب وغیرہ سی برکت حاصل  
 کرنی اچھی ہے انتہی کذا ذکر اشج و علی اور روایت ہی ابن عمر سے  
 کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنی تین خواہن کہ کراہت  
 مسواک پس آئی میری پس دو شخص ایک ان میں بڑا تھا دوسری سی پس  
 ارادہ کیا میں دینی مسواک کا چھوٹی کو اون میں سی پس کہا گیا وسطی میرے  
 مقدم کر تو بڑی کو پس دی میں مسواک بڑیکو اون دو نو میں سی وایت  
 کی یہ بخاری مسلم نے **ف** اس سی بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی  
 کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑیکی دینی کا کہ صنف ہی چھوٹی سی اور اس میں  
 اشارہ ہی اس پر کہ کراہت اور خوشبو وغیرہ ڈالنے کے دینی میں ہی پہل بڑی  
 کر ہی انتہی کذا ذکر اشج اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں آئی میری پس جبریل علیہ السلام ہی  
 مگر کہ حکم کیا مجھ کو ساتھ مسواک کی تحقیق ڈرا میں اس سی کہ چہل ڈالو میں

اٹکی جانب موہنے اپنی کی روایت کی پیہ احمد فی **ف** اپنی سبب تاکید کرنی  
 جبریل علی کی سہماں سواک کا بہت کرتا ہوں خوف ہوتا ہی بھی موہنے چہلنی کا  
 اور روایت ہی انش ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت  
 بیان کیا مینی تم پرچہ مقدمہ سواک کی روایت کی پیہ بخاری فی **ف**  
 نرض اس کلام می فضیلت بیان کرنی سواک کی اور تاکید کرنی اوسپر  
 معلوم ہوتی ہی انتہی کند اذکر علی اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا ہی  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواک کرتی اور نزدیکی دو شخص ہی  
 ایک اون دو نو مین سی بڑا بہت دوسری سی پس **ح** کی گئی طرف حضرت  
 بیچ بزرگی سواک کی پیہ کہ مقدم کر تو بڑی کو دیتو سواک بڑیکو اون  
 دو نو مین سی روایت کی پیہ ابو داؤد نے اور روایت ہی حضرت  
 عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگے اوس  
 نماز کی کہ سواک کی گئی وسطی اوسکی یعنی نزدیک سواک کی اوپر اوس نماز  
 کی کہ نہیں سواک کی گئی وسطی اوسکی ستر درجی روایت کی پیہ بہت ہی  
 شعب الایمان میں **ف** یعنی فضیلت میں اور زیادتی ثواب میں  
 وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہی اوس نماز پر انتہی کند اذکر علی  
 اور روایت ہی ابوسلمہ سی کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سی کہا استنا  
 بیغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی اگر نہ مشکل جانتا ہوں اوپر  
 بہت اپنی کی البتہ حکم کرتا ہوں ابونکوسانہ سواک کر سکی نزدیک نماز  
 کے یعنی حکم کرتا کہ سواک کرنی واجب ہی اور البتہ تاخیر کرتا ہوں نماز

تہائی رات تک کہا پس یہی زید بن خالد حاضر ہوتی نمازوں کی لمبی مسجد میں  
 اور سواک اونکی اوپر کان اونکی ہوتی جگہ فطم کی کان لکھنی والی کیسی  
 لکھڑی ہوتی نماز کی طرف مگر سواک کرتی پھر رکہہ لیتی اور کدو طرف جگہہ  
 اوں کیسی روایت کی ترمذی فی اور ابو داؤد فی مگر تحقیق ابو داؤد فی  
 نہیں ذکر کیا ان لفظوں کو یعنی السبۃ تاخیر کرتا میں نماز عشا کو اور کہا  
 ترمذی فی یہ حدیث حسن صحیح ہے وصلى الله على رسول محمد وآله وصحابة  
 اجمعین فصل دوم سر کے بیان فطرۃ میں روایت ہی حضرت  
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 دس چیزیں ہیں فطرۃ سی یعنی دین کی باتیں ایک کم کرنا بھون کا اور  
 بڑا دینا ڈار ہی کا اور سواک کرنی اور ناک میں پانی دینا اور ترشوانا  
 ناخون کا اور دھونا جگہہ جوڑوں کیجو اور دور کرنی بال بھون کی  
 اور مونڈنی بال زیر ناف کی اور کم کرنا پانیکا یعنی سہنجا کرنا ساتھ پکی  
 کہا روایت کرنا یعنی یعنی مضعب فی یا ذکر یانی اور بھول گیا میں  
 دسویں چیز نہیں گمان کرتا میں مگر یہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی یہ  
 سلم فی اور بیچ ایک روایت کی ختنہ بدلی بڑا مانی ڈار ہی کی یعنی  
 یہ بات مصابیح والی فی کہی ف دس چیزیں ہیں فطرۃ سے  
 یعنی دس چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں  
 سنت ہیں اکثر علماء کی نزدیک معنی فطرۃ کی یہی ہیں اور سواک  
 اور اقوال ہی شرح نہیں نقل ہیں و خوف درازگی کی سہیر اکتفا کیا

اور کم کرنا بوجہ نکاح وایت مختار ہمیں مذہبی سے کہ لبین کمتر و یا بھی ہر طرح  
کتر وادی کہ کنارہ اور پر کی ہولت کا معلوم ہونی لگی اور ایک روایت  
امام عظیم رح سے آئی ہے کہ لبین مقدار بیہون کی چاہئین اور غار بوجہ  
زیادہ ہی رکھنی جائز ہیں کہ باعث دہشت کی ہیں دشمنوں کی نظر نہیں  
اور سطر ح کتر وانا کہ اونکا نشان ہی نہ باقی رہی اور سوئڈ وانا اونکا  
مکروں ہی اور حبصون فی حرام لکھا ہے اور حبصون فی سکو بھی سنت  
لکھا ہے اور داری مقدار ایک ٹہنی کی دراز چاہنی کم اس سے ہی ہوا اور  
اگر اس سے زیادہ ہی رکھی جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے نگذرتے جاویں  
اور سنڈ وانا اور لبست کرنا داری کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکوں کی ہی  
ماتہ انگریز اور تہود کی اور وضع ہی اونکی کہ جنکو دین میں ہی حصہ نہیں کہ وہ  
فلذری میں اور چوڑ نا داری کا بقدر فضیلت کی وجہ ہی سنت سکو سہلی  
لہتی ہیں کہ ثابت سنت سے ہوا ہی جیسی غار عید کو سنت کہتی ہیں اور بال اری  
کے لبنا نہیں سی یا چوڑ انہیں سی کتر واکر برابر کرنی جائز ہیں لیکن مختار یہ ہے  
کہ کتر وادی او میں سی کچھ اور عورت کی اگر داری نکل آویں اسکو  
سنڈ وانا نسخہ ہی اور مسواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور داؤد  
نے کہا ہے کہ وجہ ہی اور اسحاق فی پیہ ہی زیادہ کیا ہے کہ اگر سکو  
فضد اچوڑ بکا تو پل ہوگی نماز اسکی اور ناک میں پانی دینا وضو میں  
سنت ہی اور غسل میں فرض اور ہی حکم بھی کا ہے کہ جو آگی مذکور ہو گا  
اور ناخن کی سطر ح کتر وادی اصل سنت ادا ہو جائیگی لیکن ادنیٰ بہ

کہ ہر کتر داوی اول دائیں ہاتھ کی انگلی شہادۃ کا پہنچ کی اونگلی کا  
 پہرہ او سکی پس کی اونگلی کا پہرہ چپکلیا کا پہرہ انگوٹھی کا پہرہ بائیں ہاتھ کی چپکلیا کا  
 پہرہ او سکی پس کی اونگلی کا پہنچ کی اونگلی کا پہرہ شہادت کی اونگلی کا پہرہ  
 انگوٹھے کا اور بعضوں نے لکھا ہی کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی اونگلی ہی  
 شروع کر کہ چپکلیا تک پہنچی پہرہ بائیں ہاتھ کی چپکلیا ہی شروع کر کر او سکی  
 انگوٹھے تک پہنچ کر دائیں ہاتھ کی انگوٹھے پر ختم کرے اور پاؤں کے یوں  
 کتر داوی کہ دائیں پاؤں کی چپکلیا ہی شروع کرے اور بائیں پاؤں کی  
 چپکلیا پر ختم کرے اور لکھا ہی علماری کہ ناخن کتر و لے مجھ کی دن  
 سب ہیں اور بعضوں نے دن کرنا ناخنوں کا مستحب لکھا ہی اور اگر ہینکے  
 دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں اور ہینکے دینا اونکا پانچا نہ میں اور غسل کی جگہ  
 میں مکروں ہی اور براجم کہ حدیث میں لفظ ہی سوا اونگلیوں کی گانٹھوں کو اور  
 اونکی اوپر کی پوست کو جو جنت دار ہوتا ہی کہتی ہیں کہ اس میں اکثر میل  
 جمع ہو جاتا ہی خصوصاً جو لوگ کہ کار و بار کرتے ہیں اونکی اونگلیاں  
 سخت ہو کر میل اس میں بہت جم جاتا ہی پس اونکی دھونکی تاکہ فرما  
 اور بد نہیں اور اعضا کہ اونہیں گبان ہی میل کی جمع ہونیکا اونکی دھونیکا  
 ہی یہی حکم ہے مانند کان اور نعل اور ناف اور مانند ایک کی تنبیہ  
 جب میل کی جمع ہونی سی یہ تاکہ دھونکی ہی کہ پانی اس میں بہوئے  
 تو کہ وضو ہو اور غسل اور تری پہرہ اگر ناخنوں میں مثل آئی یا خمیر وغیرہ  
 جو سخت جمع ہو تو دمان کیونکر پانی پہنچی اور عتار اور ہار اور وضو

ہو دی جیسی کہ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور ایسی ہی جو عورتیں رسی  
 لگاتی ہیں اور اوس ہی ہونٹوں پر پڑی اور دانتوں میں بیچ جمی ہے  
 وضو اور غسل کو نہ کرے جو کہ وضو اور غسل میں ہونٹ پر پانی پہنچانا اور  
 غسل میں دانت کی بیچ پر پانی پہنچانا فرض ہی مذہب حنفی میں پس جبکہ  
 فرض ہی ادا ہوا تو وضو یا غسل کو نہ کرے اور جب وضو یا غسل ہوا  
 تو نماز پڑھنی اس حال میں کہ نہ درست ہوئی اور قرآن شریف پڑھنا  
 ایسی آدمی کو کہ نہ کرے اور اگر اس حال میں نماز یا قرآن شریف  
 پڑھی یا قرآن شریف کو ماتہ لگا دی یا مسجد میں داخل ہو تو کیونکر گنہگار ہو  
 عباد ابالہ منہ، اھولت اور نف جو حدیث میں وارد ہے سو وہ بال  
 اوکھیر نیکو کہنی میں سو اس سے معلوم ہوا کہ بغلوئی بالونیکا موٹا نہا سنت  
 نہیں ہی یعنی ماتہ سے اوکھیرنی سنت میں اور بعضوں نے کہا کہ اوکھیرنا اونکا  
 افضل ہی اوسکی لٹی کہ قوی ہو دی اوسپر یعنی منحل اوسکی تکلیف کا ہوگی  
 اور موٹا نا اور نوزیسی دور کرنا اونکا ہی جائز ہے لیکن افضل وہی ہے  
 جو بال ہوا اور بال زیر ناف کی موٹائی سنت میں اور اوکھیرنی اور  
 نوزیسی دور کرنی ہی ہی حکم کہتی ہیں اور قبیحی سے کثرتی میں سنت  
 نہیں ادا ہوتی اور پانچانہ کی جگہ کی گرد جو بال ہوتی ہیں اونکا دور کرنا  
 سنج ہی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ بال زیر ناف کی حضرت نوزہ سے  
 دور کرتی تھی وہ علم اور عورت کو اوکھیرنا اونکا اونکی ہی کیونکہ خاوند  
 رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورتہ کو ننانوین حصہ ہوتی ہے

عورتوں کی  
 رسی لگانے کی

عورتوں کی  
 رسی لگانے کی

عورتوں کی  
 رسی لگانے کی

عورتوں کی  
 رسی لگانے کی

اور مرد کو ایک حصہ پس او کہیڑنی ہی شہوت صلیف ہو جاتی ہی اور سونڈنی  
 سے قوی پس شاسپال عورت کی وہ ہی اور مرد کی یہہ اور بال زیر ناف کے  
 سونڈنی اور لغو لگی بال او کہیڑنی اور لبین لبینی اور ناخون کتر وانی چالیس دن کے  
 اندر ہی اندر کر لیا کری اس سسی بڑا دمی نہیں کہ مکروہ ہی اور انتفا کھلا  
 کا لفظ جو حدیث میں آیا ہی اوسکی دو معنی ہیں ایک تو یہی جو راوی فی بیان  
 کہی کہ سہنجا کرنا پانی سی کہ اوسین پانی خرچ ہو تا ہی اور کم ہو جاتا ہی اور دوسرے  
 یہہ کہ کم کرنا پشاب کا ساتھ سہتال پانیکی یعنی سہنجا کرنی سے قطرہ پشاب کا  
 ترک جاتا ہی اور ایک دایت میں بجای انتفاص کی انتفاص ساتھ تھے  
 اور ضاد مجھ کی ہی معنی اوسکے یہہ ہیں کہ چہیڑنا پانیکا ستر چہیکہ حدیثوں میں  
 مذکور ہی پس یہہ ہی دو توجیزین سنت ہیں اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی  
 کے نزدیک اور اکثر علماء کی نزدیک مرد اور عورت پر اور امام عظیم رح کے  
 نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورت کو مکرمہ یعنی اولے اور وہ  
 اسلام کی علامتو لہنی ہی اگر ایک شہر کی لوگ سب کی سب اوسکو  
 چھوڑ دین تو امام لڑی اونکی ساتھ چہیکہ حکم ہے اذان و عجزہ میں اور  
 وقت ختنہ کا بعضی کہی ہیں ساتو آن دن ہی چہیکہ عقیقہ کا اور بعضی کی نزدیک  
 سات برس اور بعضی کی نزدیک نو برس اور بعضی کی نزدیک جب جا ہی  
 حاصل یہہ کہ پہلی بالغ ہوینی جب چاہی کری حصہ صا چاری نزدیک کیون کہ  
 ختنہ کرنا سنت ہی اور ستر کا واکنا واجب ہی سنت کی ادا کر نیکی لئے  
 ترک کرنا واجب کا جائز نہیں یعنی بعد بالغ ہو نیکی ستر واکنا واجب

فلاح

فتاویٰ

کتاب



ادب پانچاخی

۲۰

۲۱

۲۲

ہو جائی اب کر چکا تو واجب ترک ہو جاوے چکا نہ اذکر علی وشیخ فاعلم  
 جائی چاہی کہ بیان فطرۃ میں جو کہ مستحباب ہیں چاہی اس میں حاجت نے  
 کچھ خلاصہ بیان آداب پانچانہ اور شیخ کا اس فائدہ میں لکھا ہی تاکہ جو کوئی  
 بمقام مسلمان طریقہ سنت ہی فاعلم ہیں وہ اس سے آگاہ ہو کی آداب  
 سنت کی موافق پانچانہ میں جایا کریں اور جو وہ مستحباب اور بڑا دوسری ہی  
 اور پانی ہی ہی سنت کی موافق کیا کریں اور اس عاجز کو دعا و خیر سے  
 باد فرما دیں اور اس فائدہ کو شروع مشکوٰۃ اور شروع حصن حصین اور فقہ  
 کی کتابوں مثل مسلمی اور صغیری اور قاضیان اور وظائف البنی وغیرہ  
 لکھا سو معلوم کرنا چاہی کہ جب آدمی ارادہ کریں داخل ہونیکا پانچانہ میں  
 تو کہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فرمایا حضرت صلعم فی کہ بسم اللہ کی کہنی ہی  
 سیدہ ہو جائی درمیان سترامت سیرکی اور آنکھوں جات کی پیرکھی  
 اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْهُ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ اور حجب نکلی پانچانہ ہی تو کہے  
 عَفْرَانُکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَكَافَا رَفِیْ  
 ف پناہ جانیکی وقت چاہی اس میں ہی کہ جگہ حاضر ہونے  
 شباطین کی ہی چانچہ یہ مصنون زید ابن ارقم فی صحیح حدیث میں روایت  
 کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ جو لوگ ذکر کرنا ایسی وقت میں  
 مکروں جانتی ہیں جبیکہ مذہب مجبور کا ہی وہ تفصیل کرتے ہیں کہ اگر  
 اس مکان میں ہو کہ پانچانہ ہی کی لئے بنا ہو پس کہی ان کلمات کو  
 پہلی داخل ہونیکی اور غیر اس کی میں مثل حجل وغیرہ کی پس چاہی کہ

وقت شروع کی کہی اور جو کوئی ابوقت بھول جاوے اور عین اوس حالت میں  
 باد آوی تو دلی کہی زبانسی نکھی اور نکلنے کی وقت میں بخشش چاہنی کے  
 و سبب میں ایک مہمہ کہ بخشش چاہنا ہی فوت ہونی ذکر زبانی ہی کہ  
 اوس حالت میں نہیں ہو سکا ہی اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ترک  
 ذکر زبانی کا نہیں کرتی تھی مگر بچ وقت حاجت کی پس گو یا کہ اپنی سے  
 فقیر جانکر تدارک اوسکا ساتھ ستھار کی کرتا ہی اور دوسرا سبب یہ  
 کہ بخشش چاہنا ہی فقیر سی کہ بچ و فاکر نی شکر لغت پہنی اچھی کہانی کی  
 اور نکلنے فضلہ کی کہ ایذا دی واقع ہو ی ہی مہمہ مضمون شیخ فخر الدین راج  
 حسن حسین فی لکھا ہی اور مستحب ہی کہ پانچا نہ میں کوئی ایسی چیز نیلجاوے  
 کہ حسین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپہ و غیرہ کی اور برادر  
 بیٹھی اور دور جاوے جنگل میں کہ کوئی اوسکو نہ دیکھی اور سرد ہانگی چادر  
 ساتھ اور کپڑا نہ اوٹھاوے بہانہ تک قریب ہووی زمین سی اور تکیہ  
 کری بائیں ماتہ پر اور کھڑا کہی داین کو اور پشت و رو قبلہ اور سبت  
 المقدس اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نہ کری اور تین ڈھیلو لسی  
 یا پانچ یا سات سی پاک کری اور بڑی اور کوئی اور گوبری پاک نہ کرے  
 اور گرمی میں اول ڈھیلو اچھی کو لجاوے اور دوسرا آگلی کو اس لئے کہ گرمی میں  
 حنیسی تنگ جاتی ہن اگر پہلی آگلی کو چھپی سی لا دیکا تو حنیسی نجاست میں  
 بہر جاوے نیکی اور جاڑ میں سکی بر خلاف ہوتا ہی اور تیسرا پہر چھپی کو اور  
 جاڑ میں عکس سکی کرے اور عورت ہر موسم میں ڈھیلی لی بطور

یا  
 بیٹھی  
 اور سرد  
 ہانگی  
 چادر

یعنی مرد کی جائز می بین اور نام بعد لغت الی کا نہ لیوی اور نہ کلام کرے  
 باغیانہ بین مگر کہ جب ایسی کوئی ضرورت ہو اور کھنگاری نہیں اور نہ تہو کی  
 اور نہ سنکے ناک اور نہ جواب چنیک کا دی اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ  
 جواب مؤذن کا دی مگر لہی اور دایان ہاتھ ستر کو نہ لگا دی اور کہاٹ پڑ  
 اور راہین اور سایہ دار درخت کی چھلکہ کہ لوگ ان آرام پاتی بین باغیانہ  
 نہ ہری پھر ہاتھ دہو دی اور استنجا کری بائین ہاتھ سی ڈوبلی عصا کر  
 کہ چکر روزی سی ہوا عتیا طسی کری اور اول بیج کی اوٹھلی اوٹھی کر کے  
 بانی سی استنجا کری پھر چھلکیا کی باس کی اوٹھلی سی پھر چھلکیا سی پھر شہاد  
 اوٹھلی سی ہیشاک کہ خوب خاطر جمع کری اور بدن ہنکا چڑ چڑ بولنی کی  
 پھر ہاتھ دہو دی بعد فراغ کی اور بسم اللہ کہی اول پی اور بعد ہی اور یہ  
 آداب سی ہی یعنی سنجہ ہی کہ بعد آبدست کی کہ پڑ لسی مو منع استنجا کو خشک  
 کی کہڑا ہو پس جب ٹھکی باغیانہ سی دایان باؤن نکال کر دھاند کوٹ  
 پڑھی اور داخل ہوتی ہوئی دایان باؤن پھسے کہے بسم اللہ کہہ کر  
 اور ہر طرح پشاب کر نہیں ہی قبلہ وغیرہ کی طرف پشت ور و نہ کرے  
 اور ہوا کی رخ سی بھی تا جہ پیش پڑین اور نرم زمین پر پشاب کرے  
 پھر برادر پانی جاری اور غیر جارین اور بیج درخت ہوم دار کے اوٹ  
 ناری ہر جاری کی اور نہانگی جای نکر سی اور کہڑی ہو کر اور بیج ناک  
 در کہتہ نجاست کی پر نہ کری اور پشاب برتن میں جمیع نکر سی اور کلام  
 غیر وہی گدرا نکر سی بعد ازاں ڈوبلی برخشاک کری چہل قدمی کر کر

کہنکار کر پھر پانی سی دھووی کہ قطری کی بند ہو چکی تھی منزله داغ دی ٹپکی ہی  
 جیسکے حدیث میں وارد ہے انتہی تشبیہ جانا چاہی کہ جب چوہا سنجاپاک  
 کری ڈبیلی سی تو خوب احتیاط کری کہ قطرہ رہ نہ جاوی کہ پیر کبر الگ اہو بلکہ  
 یون چاہی کہ چہل قدمی کر کر اور ستر کو کھینچ کر اور سونت سونت کر ڈھیلے  
 سے خشک کری تو کہ عذاب سی اچھی صحیح مسلم میں آیا ہے کہ گدزی نبی صلی  
 علیہ وسلم در قبروں پر پس فرمایا بختی صاحب ان دون کی عذاب کی جاتی ہیں  
 اور نہیں عذاب کی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچا اوس سی شکل ہوا ایک اوس  
 تھا کہ طلب پاکی کی نہیں کرتا تھا پشابی اور دوسرا پس بھٹا چلتا ساتھ  
 چغلی کی الحدیث اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پہلا شخص مذکور ستر کو چارو تا  
 اور کہینچتا نہ تھا ساتھ زور کی تاکہ قطرہ پشابی کا کہ اندر رہ گیا ہونو بالکل نکلاوی  
 یعنی قطرہ اچھی طرح چار کر نہ نکالتا تھا پس پاکی پشابی نکر لی کہ کثیر گناہوں  
 سے اور سب بظلمان نماز کی ہوتی ہی اور بعضوں کو جو وہم فی گہیر سے  
 کہ ڈبیلی سی پشابی خشک کرنا حضرت سی ثابت نہیں ہوا ہی پس ہر سیکو  
 چاہی کہ ڈبیل بعد پشابی کی نلکا کری چھ بات گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی  
 اور یقین ہو قطرہ نہ آئیگا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جب قطرہ ترک  
 آتا رہتا ہوگا جیسکے اکثر لوگوں کو یہاں ہی اتفاق ہوتا ہی وہ ڈبیل نہ لیگا تو  
 ضرور پانچا نہ گدا ہوگا اگر حضرت ص سی نہیں ثابت ہوا تو باعث یہی  
 کہ مزاج حضرت کا قوی تھا حاجت نہ تھی اب حضرت صلی مثلاً وضعتی ہو  
 تو اب جب کو حاجت پڑی وہ ہی کہی کہ ہم نہیں یعنی یہ کہنا اوسکا ضرر رکھا

عرض مشاہیر کی دریافت کرنی چاہی کہ ہمیں تاکید طہارت کی کی ہی بہتر  
 طہارت حاصل کرنی چاہی اسی حیلہ کر کر گندی کپڑوں سے نماز پڑھنی محسن  
 باطن ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر پشابی  
 ہوتا ہی پاکی کیا کرو پشابی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 برہنہ کر و پشابی پس تحقیق وہ اول اوس چیز کا ہی کہ حساب میں گرفتار  
 ہو گا بندہ سب اوسکی قبر میں روایت کی ہے طبرانی نے اور سواہکے  
 حضرت عمری رضی اللہ عنہما لیا بعد پشابی کی آیا ہی اور فضل صحابی کا حجت  
 ہے کہ فرمایا ہی لازم کپڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین  
 حدیث میں کی چنانچہ وہ روایت مصنف بن ابی شیبہ میں منقول ہے  
 وہ یہ ہی کہ تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب پشابی کرتی ہی میری ستر اپنا دیوار پر  
 یا پتھر پر اور نہ لگائی اسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی  
 رح نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ اس پر اجماع اہل سنت کا ہی ہے پھر  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور مولف عاجز کا بعد قتل اسکو عمل سنت نبوی  
 آمین یا الہ العالمین خاتمہ یا نہیں اون دعاؤں کی جو وقت دہونے  
 عشاء وضو کی پڑھی جاتی ہیں اور وہ مستحیات سی اور آثار سلف سی ہیں اور مذکور  
 میں بعضی اونکی کتب فقہ میں اور بعضی کتب حدیث میں حدیث شریف میں  
 آیا ہی کہ جو کوئی وضو کر یا ہی شش نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور روایت  
 اور ادب ہی پر وضو کی ایسی بھی اور کوئی شخص وضو کرے یا وہی مگر بعد از اور کلام  
 غیر ضروری مگر ہی بلکہ دعائیں مانو رہے ہی وضو کرتے ہیں حضور صلی

اور غور کرے اور کئی مصنوعات میں کہ تمام پہلا ایمان دنیا و دین کی اور نہیں بہری  
 میں تو کہ لذت بھی حاصل ہوا اور ثواب بھی بہت پاوی جیسے کہ قریب ہی کہ آتا ہے  
 ذکر اور نگاہت ارہد تھا لے اور منظر ہر حق میں لکھا ہی کہ سنجہ بن یہہ  
 اذکار نہانی و الکی لئے بھی انتہی اور پہلی آئی وقت نماز کی وضو کرے  
 اور بہت ہیں آداب وضو کی فقہ کی کتابوں میں دیکھنا جا ہی تکیں چاہئے  
 کہ کئی باتوں کا لحاظ رکھی ایک تو یہہ کہ پانی وضو میں زیادہ حاجت سی  
 نخرج کیا کری کہ مکروہ تحریمی ہی اور وقف پانی میں ہر ان کہ ناکرم  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مذسی وضو کرتی ہی اور چار مذسی لیکر  
 پانچ تک پانی ہی غسل کرتی ہی پس جو من کو چاہی کہ اتباع حضرت کا  
 ہر حال میں ماہتہ سی مذی کہ محبت مقصد سے لیکو ہی در نہ چوٹا دعوی ہے  
 اور مذ نام ایک مپانہ گا ہی کہ اوس میں آداب و کم سیر ہر پانی آتا ہے  
 اور دوسری یہہ کہ مسواک کو ترک کیا کری کہ سنت ہو کہ وہ ہی انتہی اور سنجہ  
 شہادتین کا پڑھنا نزدیکی ہوئی ہر عضو کی وضو میں اور شہادتین ان  
 حکموں کو کہتی ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ  
 وَرَسُوْلُہٗ لَہٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَہٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ  
 کہ آئی ہیں آثار سلف صاحبین سی املا علی قاری اور شیخ فخر الدین نے  
 لکھا ہے کہ بسم اللہ پڑھنی پہلے وضو کی سنت ہو کہ وہ ہی نزدیکی  
 جمہور کے اور ہدایہ میں مستحب لکھی ہے مذہب حنفی میں اور نزدیک  
 حنبلیوں کی فرض ہی پس ایسی سنت ترک نہ کری اور منقول سلف سے

اور مذ نام ایک مپانہ گا ہی کہ اوس میں آداب و کم سیر ہر پانی آتا ہے  
 اور دوسری یہہ کہ مسواک کو ترک کیا کری کہ سنت ہو کہ وہ ہی انتہی اور سنجہ  
 شہادتین کا پڑھنا نزدیکی ہوئی ہر عضو کی وضو میں اور شہادتین ان  
 حکموں کو کہتی ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ  
 وَرَسُوْلُہٗ لَہٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَہٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ



۲۵  
 کتابی جینی و حاسبی حسابی اور بائین باہر پانی و آبی وقت اللہ  
 لا تعطينی کتابی نیشالی و لا من وراء ظہری و آری سر کے  
 و لا من حرم شعری و بشری علی النار و اطلق تحت ظل  
 مرشد کے یوم لا ظل الا ظل عرشہ اور بعضی روایت میں  
 ان آیات اللہ عینی حبیبک و انزل علی من بکایتک اور وقت  
 ح کا نوکی اللہ ابعلنی من الذین یسمعون القول فیتبعوا احسنہ اور وقت  
 ح کا نوکی اللہ اعن رقبتی من الشیطان الرجیم اسکی الکی بدایہ السلام  
 میں یہ کلمات زیادہ آئی ہیں اللہ فی اعوذ بک من السلاسل و الاغلال  
 اور وقت دابین باون و ہون کے اللہ ثبت قدمی علی  
 الطیور و قول اکا قدام اور بائین باون پر اللہ اجعل دینی مغفور  
 و مقبول و بخار فی ثوبہ اور درود بھیجی بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 و ہونی ہر عضو کی و خائف اپنی و قنای قاضی خان و سنے اور گوہر  
 و غیرہ اور منیہ لصلی میں لکھا ہی کہ کہی نزدیک تمام ہونی وضو کے  
 نماز کی اللہ اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المستطین و  
 فی من عبادک الصالحین و اجعلنی من الذین لا  
 علیہم و لا ہم یحزنون اور یہ بھی بعد فراغ وضو کے  
 لک اللہ و محمدک الشہدان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک  
 فیک و اوتوب الیک و اشہد ان محمد عبدک و رسولک  
 انہما لکی طرف اپنی اور حسن حسین میں ہی جو کوئی وضو کرے





مگر کہ کوئی خالی بین وسطی اوسکی پہون در وازی بہت کی داخل ہو  
 جونی سی کہ جابی اور کنگہی کر فی وضو کی بعد حضرت سی ثابت نہیں ہو  
 بلکہ فرمایا ہی کہ ایک دن بیچ کیا کر ی پیر غار پڑ ہی دور رکت تحبہ وضو کی  
 کہ ثابت ہوا ہے حضرت ضلی ہد علیہ وسلم سی کہ تحقیق جبریل علیہ السلام  
 اول جو وحی حضرت پر لائی سکھایا او کو وضو اور حکم کیا ساندہ دو کعبہ کی  
 بعد اوسکی اور فرمایا حضرت ضلی ہد علیہ وسلم فی کہ نہیں کوئی مسلمان  
 کہ وضو کرے پس اچھی طرح وضو کر ی یعنی بر عایت سنت پیر کبر ا ہو  
 پس ہی دور رکت حضور دلی اور بی ریا اور اخلاص سی مگر کہ وجہ ہونی  
 ہے اوسکی لی جنت اور سبب ہی کہ اول رکت میں بعد فاتحہ کی وَالَّذِينَ  
 اِذَا قُلُواْ اَوْ اٰجِزَتْهُ اَوْ ظَلَمُوْاْ اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللّٰهَ فَاَسْتَغْفَرُوْاْ لِمَا كُنُوْاْ عَلَيْهِمْ  
 وَمِنْ غَيْرِ الذَّلٰلِ تُوْبِ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يَضُرَّوْاْ عَلٰی مَا عَمِلُوْاْ وَهُمْ يَخْلَعُوْنَ  
 اُولٰٓئِكَ جَزَاءُ هُمْ مُغْفِرَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّتْ بَحْرٰی  
 مِّنْ حَمِئًا اَلَا تَهْمُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اٰجِرُ الْعَامِلِيْنَ  
 تک بر ہی اور دوسر میں وَلَوْ اَنَّمْ اِذْ ظَلَمُوْاْ اَنْفُسَهُمْ جَاوَزْكَ فَاسْتَغْفِرْ لِّهٖمُ  
 وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّ لَلّٰهُ تُوْبًا بَا دَرِجِمًا  
 تک بر ہی طائف ابنی و غیر جلیل اور شیرہ ارک بن ابن عباس سی و اب  
 ہے کہ بنی علیہ السلام فی فرمایا جو شخص کہ پڑ ہی سبحان ہد عین  
 تسون سی آخر تین آیت تک اور آخر تسون و صفات کا یعنی سبحان رب  
 سے آخر آیت تک سبھی ہر غار فرض کی لکھی جاوین اوسکی لئے

فہم کہ کنگہی کر فی وضو کی بعد حضرت سی ثابت نہیں ہو

جونی سی کہ جابی اور کنگہی کر فی وضو کی بعد حضرت سی ثابت نہیں ہو

بلکہ فرمایا ہی کہ ایک دن بیچ کیا کر ی پیر غار پڑ ہی دور رکت تحبہ وضو کی

کہ ثابت ہوا ہے حضرت ضلی ہد علیہ وسلم سی کہ تحقیق جبریل علیہ السلام

نیکیاں بقدر گنتی ستاروں آسمان کی اور فطرون رب کے اور بخون  
 و درخون کی اور مٹی زمین کی اور جب مرجا تو خردی جاوے گی و سطحی او  
 عوم ہر حرف کی دس نیکیاں بیج قبر او کے اور وہ سارے  
 آمین بحمدہ بن سبحان اللہ جن عَشْرَ مِائَاتٍ وَخَمْسِينَ مِائَةً وَخَمْسِينَ مِائَةً وَخَمْسِينَ مِائَةً  
 وَعَشْرًا وَخَمْسِينَ مِائَةً وَخَمْسِينَ مِائَةً وَخَمْسِينَ مِائَةً وَخَمْسِينَ مِائَةً وَخَمْسِينَ مِائَةً  
 وَكَذَلِكَ تَزُجُّونَ رَبُّكَ بِالْعَرَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ ابھی اب دعائیں مذکور قرآن شریف کی کہی جاتی ہیں  
 رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ بَيَّنَّا أَوْ آخِطْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْنَلْ عَلَيْنَا مِنْهُ لَعْنَةً  
 عَلَيَّ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْنَلْنَا مَا لَمْ نَحْنَلْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْنَلْنَا مَا لَمْ نَحْنَلْنَا رَبَّنَا  
 لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ  
 الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ  
 نَصِيرًا رَبَّنَا أَتْلُو الْقُرْآنَ وَأَنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ  
 رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ الْغَالِبُ نَاسًا  
 فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّاهُ الْإِبْرَارُ رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا  
 فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقَدْ آتَاكَ الْغَالِبُ نَاسًا وَارْحَمْنَا مَا وَعَدْنَاهُ عَلَيَّ  
 رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَاتِ رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا  
 فَاتَّبَعْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ هُوَ تَطْعَمُ أَنْ يَدْخُلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ  
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا  
 وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ وَكَتَبَ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

اِنَّ هَذَا نَالِيكَ رَبَّنَا اَفْرِخْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوْفِيقًا مُّسْتَعِينًا وَرَبَّنَا  
 اَغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ رَبَّنَا اجْعَلْ لِّي  
 مَعِي الْقَوْلَ وَفِي رِجَائِي بَنَاءً وَقَبُولًا عَلِيمًا رَّحِيمًا هَبْ لِي مِنْ اَمْرِكَ  
 اَعْيُنًا وَاجْعَلْ لِّي مُتَقِينَ اِمَامًا رَبَّنَا اَصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ  
 لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ  
 يَا اَكْرَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا اِلَهَ اَلْفَ اَلَمِينَ

### مناجات عاجز مولف

<p>الہی کرم کہ طفیل بنی          نور جسم و کرم بہہ کرای و دود          حضور صابین عاجز ہر سان ہوں          سوا تیری میری شئی کون بیان          لکوی مہربان اور نہ ہی آشنا          تجھی سی میری لہجہ ہیگے اب          تو غفار اور ارجمند الحسنین          تو قادر معنی اور حضور ای میان          تو داتا و معطی و دواب سے          تو رزاق و خلاق مخلوق ہی</p>	<p>کہ عاجز ہی اب است احمدی          کہ رنج و غما پہو نچا حد سی فزود          کہوں کس سی جیسا پریشان ہوں          میں عاجز ہوں بند اہوں تیرا سپا          سوا تیری بس ذات کی ای خدا          دعائیں میں کر لی مقبول ہوں          میں عاجز خطا کار از مذہبسن          میں عاجز گنہہ کار اور ناتوان          بہہ بنگتا ہی مضطر ہی بتیاب ہی          بہہ مخلوق و مبروق ناچیز شئی</p>
--	--

تو مالک میرا بیگم بے محنت کو  
 تو مولا مرا میں ترا ہوں غلام  
 ہوں سرکار تیرے بیسی سب ار  
 مطالب سبھی میری بر لا تو اب  
 جہاد دی بھی قرص اور دم کی  
 مذکبہ نہیں آنکھوں میں بہہ دار حرب  
 مذکبہ نہیں کفار کے سخت بیان  
 فرغت مجھی اتنی دی ای خدا  
 کوئی ایسا مان کر دی عطا  
 نئی ساری امان و عیال اپنی ساتھ  
 زیارت کروں روضہ پاک کی  
 درود و سلام اوں جگہ جا پڑ ہوں  
 نمازین بڑ ہوں اوں کی مسجد میں  
 دلی اور رکنا یہہ رمان ہوں نہیں  
 دہا لسنی فراغت میں پاوی و دو  
 مذنب کی کچھ فکر ہو وی کہی پڑ  
 ہمیشہ رہوں امن و امان سی  
 رہوں جب تک دار دنیا میں یہاں  
 ہو جب آخری وقت کا دغذغہ

گدا میں ترا شاہ میرا ہے تو  
 تری در پر رکنا ہوں نہیں سر دام  
 مکر نا امید سی محب کو تو خوار  
 کہ چوٹوں غم و رنج سی جس سب  
 رہا کر مجھی ہند کے دم سی  
 نہ ہر ایک مسلم کو دیکھوں بہر باب  
 نہ خیار کی دیکھوں بد بختیاں  
 کہ چل دوں میں پیاسی مہک پڑا  
 کہ جو ہو چوں ملک بیا بن میں جا  
 مدینہ میں جا بیٹوں ایمان کی گنا  
 نشانی جو ہی شاہ لولاک کی  
 اوی سہستانی پہ لیں جامہ دون  
 شب و روز حاضر ہوں وان لبو  
 کہ پہلی تری گہ کی قربان ہوں نہیں  
 چلا جاؤں شہر مدینہ میں خود  
 رہی فکر ہر دم مجھی آخر دی  
 سبھی دشمن جان و ایمان سی  
 تیری یاد میں ہی رہوں جاؤں  
 تیری نام پر ہو ہی بس خاتمہ

تیرا نام چنا ہوا ای مسیان  
 نزع کا ہی دن وقت آسان ہو  
 تری نام کی ساتھ با ابرو  
 مجھ عاجز کی ہو وی بقیہ میں قبر  
 تیرا نام لیتا او ہوں قبر میں  
 جواب نکیر اور منکر وہاں  
 کھلی کھڑکی میری لئی اوساں  
 ہوا سرد آوی وہاں سی سدا  
 ہو جو وقت محشر وہاں ہٹکار  
 رکھی جیکہ سب نے ان جاوئی ہاں  
 ہو دوزخ پہ جبل صراط اشکا  
 بھی دیجو دوزخ کا وہ مقام  
 عطا کیجو مجھ کو شراب طہور  
 تیرا مجھ کو دیدار ہو وی نصیب  
 مری والدین اور استاد و پیر  
 عزیز اقربا اور یار آشنا  
 رسالہ مرا ہو وی مقبول لے  
 بھی اہی نصیب ہے ہو وی عمل  
 مرا نور میں اس سی ہو بہرہ مند

جلا جاؤں یہاں سی میں شادان جان  
 نہ غالب کوئی مجھ پہ شیطان ہو  
 نکلا وی یہ دم ہی بس آرزو  
 کہ تائیں ہوں چین سی تا چشر  
 او ہوں شاد و فرحان میں حشر  
 ہو آسان تری فضل سی ایمان  
 کرم سی تری آہ سوی جان  
 بہشتوں کی مجھ کو یہ ہی مدعا  
 شفاعت بنی صکی سی بر اہو پار  
 تو نیکی کا پلہ جیکی بی زیاں  
 تو وہاں سی ہی تو جلد کر دیجو پار  
 کہ جہنم نہیں رنج کا کچھ ہی نام  
 عطا کیجو مجھ کو ر و قصور  
 طفیل اونکی جو نیکی تری حبیب  
 مرید اور شاگرد و خرد و کبر  
 ہو منظور جنت میں ہو بچن وہ جا  
 ہوں سب بہرہ مند اس سی چھوٹی  
 کہ پاؤں ثواب اوسکا میں بر محل  
 کہ ہوئی سعادتمن بس وہ دوسرے

کہ ہی خواجہ عثمان بس جبکا نام  
رہی عیش عشرت میں دوزخ  
عبادت خدا کی سداوہ کری  
صد بست سال او کی ہر عمر پان  
رہی چین آرام سی وہ بنا  
رہیں دوست او کی سداوہ کام  
رہی اوس سی اپنی سدا چشم  
میری التماسین الہی قبول  
ہزاروں درود اور ہزاروں سلیم

رہی دین و دنیا میں وہ شاد کام  
نیک ہی کہی بیخ کی بات و  
گناہوں سی رہی سداوہ بری  
کہ جس سی جلی نسل میری عیان  
بصحت ہفت ہجرت ہجرت  
رہیں دشمن او کی وہ مخروں  
نیک ہی کہی بیخ کوئی بیخ و درد  
سبھی کر یو تو تانہو نہیں ملول  
محمد نازل ہو کر ہو مدام

بعد صلوٰۃ کی التماس تہی تحفۃ الدین عفی عنہ بہائی مسلمانوں کی خدمت بابرکت میں  
کہ بیہ سالہ بولہ انی جمع ہست الانفاق ہر لونی اجہ ضیاء الدین صفا کا عجیب و غریب اور فانی  
ہوای ہر بہائی مسلمان کی ترویج و ترقی میں سی بیخ کرنی چاہی اسلام علی من اتبعہ

5693

### تاریخ طبع سالہ ہر طبع زراو عاجز

عاجز کا بیہ سالہ جو نالیف ہو چکا  
پانزہ صاف جیکہ وہ جبک ہو اتیار  
زبارت کو اوس سالہ کی ہر ایک جوان  
و کہا چو ہنہی اوس کو چہا مثل آمینہ  
بولی سزل اور سر عشق و میل سی

احمدی و طبع میں اگر لی چہا  
تب شوق دید او کا خریدار دیکو ہوا  
طبع نہیں مارنی فوق کی اگر ہو اکھڑا  
پسینی اوس کی ہو کی وہ تیار فست  
کیا خوب بیہ سالہ ہزار ہون جیا

تاریخ سالہ کہ بیہ سالہ طبع واقعہ درہ لہائی مسلمانوں کی خدمت بابرکت میں  
کہ بیہ سالہ بولہ انی جمع ہست الانفاق ہر لونی اجہ ضیاء الدین صفا کا عجیب و غریب اور فانی